امیر کے فرائض

(۱۹۱) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ وَّلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ حَتّٰی یَنْظُرَ فِیْ حَوَائِجِهِمْ۔

(ترغیب وترہیب بحوالہ طبرانی وترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو (یعنی خلیفہ ہو یا امیر) تو اللہ اس کا مقصد پورا نہیں کرے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری نہ کرے۔'' (لوگوں کی اجتماعی ضروریات کی فکر اسی وقت کرے گا جب وہ مامورین کے لیے شفیق ہوگا، اس کے دل میں ان کی محبت ہوگی)۔

مامورین کے فرائض

(۱۹۲) وَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی السَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَ عَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا، وَ اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ، اِلَّآ اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ، وَ عَلٰی اَنْ تَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ۔

(ترغیب وترہیب بحوالہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی (معاہدہ کیا) کہ: ہر حالت میں اللہ و رسولؐ اور ان لوگوں کی جن کو امیر مقرر کیا گیا ہو

بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے، خواہ تنگی کی حالت ہو یا فراخی کی، اور خوشی کی حالت میں بھی اور ناپسندگی کی حالت میں بھی۔ اور اس حالت میں بھی ہم امیر کی بات مانیں گے جب کہ دوسروں کو ہمارے مقابلے میں ترجیح دی جاتی ہو۔ اور اس بات پر ہم نے آپؐ سے معاہدہ کیا کہ جو لوگ ذمہ دار ہوں گے ان سے اقتدار اور عہدہ چھیننے کی کوشش نہیں کریں گے، البتہ اس صورت میں جب کہ امیر سے کھلا ہوا کفر سرزد ہو۔ اس وقت ہمارے پاس اس بات کی دلیل ہوگی کہ ہم اس کی بات نہ مانیں (اور حالات سازگار ہوں تو عہدے سے ہٹا دیں)۔ اور اس بات پر بھی ہم نے آپؐ سے معاہدہ کیا کہ جہاں کہیں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے، اللہ کے سلسلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

تشریح: اصل حدیث میں بَایَعْنَا کا لفظ آیا ہے، جس کے معنی حلف اٹھانے کے ہیں۔ آپؐ نے لوگوں سے جن باتوں پر بیعت لی وہ یہ ہیں: اجتماعی معاملات کے ذمہ دار امراء کی ہر حالت میں اطاعت، چاہے ان کا حکم ہم کو پسند ہو یا نہ ہو، اور یہ کہ اقتدار میں کش مکش نہیں کریں گے البتہ جب وہ صریح معصیت کا حکم دے یا اس سے کفر صریح سرزد ہو، تب اس کی بات نہیں مانی جائے گی اور اس کو ہٹا دیا جائے گا بشرطے کہ ہٹانے کے نتیجے میں اس سے بڑی خرابی کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔